

- 4۔ صوبہ سرحد میں آئینی اصلاحات کا نفاذ:
- صوبہ سرحد میں بعض اہم اور ضروری اصلاحات نافذ کر دی جائیں۔
- 5۔ جداگانہ طریق انتخابات کی برقراری:
- جداگانہ طریق انتخابات کا سابقہ طریق برقرار کر کا جائے۔
- 6۔ اقلیتی صوبوں میں مسلمانوں کی آبادی سے زائد نمائندگی:
- مسلم اقلیتی صوبوں میں مسلمانوں کو ان کی آبادی سے زائد نشستیں دی جائیں۔
- 7۔ پنجاب اور بنگال میں مسلم شیشیں مخصوص کرنے سے انکار:
- مسلم اکثریتی صوبے پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی آبادی کے لحاظ سے شیشیں مخصوص نہ کی جائیں۔
- 8۔ ایک تھائی مسلم نمائندگی کی تامثیلوری:
- مرکزی کونسل میں مسلمانوں کو ان کی آبادی کے تابع سے نمائندگی دیتے ہوئے ایک تھائی مسلم نمائندگی کا مطالبہ مسترد کیا جائے۔
- 9۔ صوبوں میں اقلیتوں کی نمائندگی کی منظوری:
- تمام صوبائی وزارتؤں میں اقلیتوں کو مناسب نمائندگی دی جائے۔
- 10۔ مرکزی انتظامیہ کی حیثیت کی برقراری:
- مرکزی انتظامیہ کی سابقہ حیثیت برقرار رکھتے ہوئے اس میں بڑے پیمانے پر کوئی ردود عمل نہ کیا جائے۔

### حاصل کلام:

سامن کیشن کی مرتب کردہ بعض سفارشات کی حد تک مسلم حقوق و منفادات کی خامن تھیں۔ کامگیریں نے اسی لئے کیشن کی سفارشات کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد کیشن کی بعض سفارشات مسلم حقوق و منفادات کے تحفظ کے منافی تھیں اسی بناء پر مسلم لیگ نے اور دیگر مسلم جماعتوں نے بھی ان سفارشات کو مسترد کر دیا۔ الغرض سامن کیشن نہ تو ہندوؤں کو اور نہ ہی مسلمانوں کو مطمئن کر سکا۔ اس کی ناکامی سے آئینی بحران و سیچ ہو گیا۔

س 9۔ نہرو پورٹ پر مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب: پس منظر:

1927ء میں سامن کیشن کی ناکامی کے بعد وزیر ہند لارڈ برکن نے اعلان کیا:

”ہندوستانی حکومت کے خلاف ہمیشہ منفی نکتہ چینیاں کرتے رہتے ہیں وہ اپنی طرف سے کوئی مشترکہ دستوری فارمولہ پیش کریں۔“

قائد اعظم نے سب سے پہلے اس جعلیخ کو قبول کرتے ہوئے ہندوستانیوں سے اپنی کی کہ وہ متحدو کر ایک قابل قبول مشترکہ دستوری فارمولہ ترتیب دے کر اس جعلیخ کا جواب دیں۔ آل انڈیا بیشٹل کانگریس نے بھی آپ کی رائے سے اتفاق کیا۔ اس مقعد کے لئے آل پاریس کانفرنس بلائی گئی۔ فروری 1928ء میں آل پاریس کانفرنس کا پہلا اجلاس دہلی میں منعقد ہوا جس میں قائد اعظم محمد علی جناح، موتی لال غیرہ مولانا محمد علی جوہر، پنڈت مدن موہن مالویہ، نواب محمد اسماعیل، مسز سرو جنی نائیندہ اور شعیب قریشی نے شرکت کی 70 جماعتوں کی اس کانفرنس میں ہندو مہاسجہ کو بالادست حاصل کی۔

### نہرو کیتھی کا قیام:

پنڈت موتی لال غیرہ کی قیادت میں ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ سر علی امام اور شعیب قریشی مسلمانوں کے نمائندے تھے۔ اس کمیٹی نے تین ماہ کی مدت میں ایک رپورٹ تیار کی جو نہرو رپورٹ کے نام سے موسوم ہوئی۔

## نہرو رپورٹ کی اہم سفارشات

نہرو رپورٹ 1928ء کی اہم سفارشات مندرجہ ذیل ہیں:

### -1 جد اگانہ طریق انتخاب کی مخالفت:

مسلمانوں کے لیے جد اگانہ انتخاب کا طریقہ ختم کیا جائے کیونکہ یہ تو یہ جذبات کے خلاف ہے۔

### -2 پنجاب اور بنگال میں آبادی کے تناسب سے نمائندگی کا خاتمه:

پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت اپنے مفاد کا تحفظ بخوبی کر سکتی ہے لہذا ان صوبوں کے لیے آبادی کے تناسب کے لحاظ سے نمائندگی کا مطالبہ مسترد کر دیا جائے۔

### -3 مرکز میں ایک تہائی مسلم نمائندگی کی مخالفت:

مرکز میں مسلمانوں کے لیے 1/3 کی بجائے 1/4 نشیں مخصوص کی جائیں۔

### -4 آبادی کے تناسب سے نمائندگی:

مسلم اقلیت والے صوبوں کے لیے آبادی کے تناسب کے مطابق مسلمانوں کی نشتوں کو قبول کر لیا گیا۔ لیکن ان کی اضافی نشیں ختم کرنے کی سفارش کی گئی۔

### -5 سرحد میں ہندوؤں کے لئے اضافی نشتوں کا مطالبہ:

شمال مغربی سرحدی صوبے میں ہندو اقلیت کے لیے اضافی نشتوں کے اصول کو تسلیم کر لیا گیا۔

- 6- سرحد میں اصلاحات کا مطالبہ:**  
سوہبہ سرحد میں سیاسی اصلاحات کے نفاذ کی سفارش کی گئی۔ لیکن بلوچستان کو دانستہ نظر انداز کر دیا گیا۔
- 7- سندھ کی بھٹی سے علیحدگی:**  
سندھ کو بھٹی سے الگ کرنے کی سفارش کی گئی بشرطیہ سندھ اپنے اخراجات میں خود فیل ہو سکے۔
- 8- نوازادیاتی نظام کا مطالبہ:**  
بریسیر کے لیے مکمل آزادی کی بجائے درجہ نوازادیات کا مطالبہ کیا گیا جس میں دفاع اور امور خارجہ جیسے اہم بھی امور کے پرورد ہوں گے۔
- 9- وحدانی طرز حکومت کی حمایت:**  
ہندوستان کے لیے "وحدانی طرز حکومت" کی سفارش کی گئی اور باقی ماندہ اختیارات مرکز کے پروردگار کے مفہوم تین مرکز کے قیام پر زور دیا گیا۔
- 10- مسودہ قانون کی نامنظوری:**  
اگر کسی قرارداد کو کسی قوم کے تین چوتھائی نمائندے اپنے لیے نقصان دہ قرار دیں تو اس قرارداد پر غور نہیں کیا جائے گا۔
- قائد اعظم کی تجویز کردہ ترا میم:**  
قائد اعظم کی دلی خواہش تھی کہ ہندو مسلم اتحاد کی کوئی صورت لکھ لے لہذا آپ نے 22 دسمبر 1928ء کو آل پارٹیز کلکتہ کونشن میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے نہرو رپورٹ میں مندرجہ ذیل چار ترا میم پیش کیں:
- مسلمانوں کو مرکزی اسلامی میں ایک نہائی نمائندگی دی جائے۔
  - پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کو آبادی کے لحاظ سے نمائندگی دی جائے۔
  - سندھ کی بھٹی سے علیحدگی اور سرحد میں اصلاحات کو نہرو رپورٹ سے مسلک نہ کیا جائے۔
  - صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خود مختاری دی جائے۔
- قائد اعظم کی تجویز پر غور کرنے کے لیے ایک کمیٹی مقرر کی گئی جس نے ان تمام ترا میم کو مسترد کر دیا۔

## نہرو رپورٹ کے اثرات

- 1- ہندو مسلم اتحاد کا خاتمه:**  
نہرو رپورٹ کے بعد ہندو مسلم اتحاد کے امکانات ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئے۔ قائد اعظم مدعا جناح بھی جو ہندو مسلم اتحاد کے سفیر تھے یہ کہنے پر مجبور ہو گئے: "آج سے ہماری اور ہندوؤں کی راہیں ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئی ہیں۔"

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک جہاں میں  
کر گس کا جہاں اور ہے۔ شاہیں کا جہاں اور

### -2- متحده دستوری فارمولہ پیش کرنے میں ناکامی:

ہندوستان کے لیے ایک متفقہ دستوری خاکہ پیش کرنے کے لیے پہلث موتی لال نہر و کی زیر صدارت ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی تاکہ وزیر ہند لارڈ برکن ہیڈ کے چلتیں کا جواب دیا جاسکے۔ لیکن یہ کمیٹی حصول مقدمہ میں ناکام رہی اور اس نے جور پورث تیار کی وجہ مخصوص ہندو عزم کا مظہر تھی۔ اس لیے مسلمانوں نے اسے مسترد کر دیا۔

### -3- مسلم زعماً کی مایوسی:

نہر پورث میں چونکہ مسلمانوں کے تمام جائز مطالبات کو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ اس لیے ہر طبقہ گلر کے مسلمانوں نے اس رپورٹ کی شدید نہادت کی۔ مولانا محمد علی جو ہرنے جو ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے اسے ”ہندو غلبے“ سے تشبیہ دی۔ سر آغا خان نے کہا کہ ”کوئی باشموران اس سوچ بھی نہیں سکتا کہ مسلمان ان ذلت آمیز تجوادیز کو قبول کر سکتے ہیں۔“

### -4- ہندو مسلم فسادات:

نہر پورث ہندوؤں کی پست ذہنیت اور روایتی تھک نظری کی آئینہ دار تھی۔ اس کی اشاعت کے ساتھ ہی دونوں قوموں کے درمیان پرانے اختلافات ایک بار پھر پوری شدت سے ابھر آئے۔ پورے ملک میں قتنہ و فساد کے دروازے کھل گئے۔ ہندوؤں کی مذہبی تحریکوں نے فرقہ دارانہ کعیدگی کو مزید فروغ دیا۔

### -5- مسلم اتحاد کی ضرورت:

نہر پورث نے مسلمانوں میں یہ احساس پیدا کیا کہ ان کی صفوں میں اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اسی مقدمہ کے لیے مسلمان راہنماؤں نے یکم جنوری 1929ء کو دہلی میں آل پارٹیز مسلم کانفرنس طلب کی مسلم کانفرنس نے ایک بار پھر حکومت برطانیہ پر دباؤ ڈالا کہ مسلمانوں کے تمام جائز مطالبات تسلیم کیے جائیں۔ قائد اعظم نے بھی مارچ 1929ء میں دہلی میں مسلم لیگ کا اجلاس طلب کیا۔ محمد علی جناح اور دوسرے مسلمان راہنماؤں نے فیصلہ کیا کہ مسلم لیگ کے دونوں گروہ متحد ہو جائیں تاکہ بر صیریں ہندوؤں کی متعصبا نہ روش سے پیدا ہونے والی صورت حال کا مقابلہ کیا جاسکے۔

### حاصل کلام:

نہر پورث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اگر لیں ہندو مہا سماج کے زیر اثر مسلمانوں کے حقوق و مفادات کو سلب کرنا چاہتی ہے اور وہ کوئی ایسا آئینہ تیار نہیں کرے گی جس میں مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کی ضمانت موجود ہو۔ یہ رپورٹ درحقیقت بیان لکھنوا در تجوادیز، ملی کی مکابرانہ نئی تھی۔